سوال

(103)کسی عارضہ کی وجہ سے امام کا بیٹھ کر جماعت کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک دن امام صاحب کو دوران جماعت شدید درد ہوا اور وہ بیٹھ گئے اور اسی حالت میں جماعت مکمل کی ، سلام کے بعد نمازی حضرات میں اختلاف ہوا کچھ کہنے لگے کہ ہمیں بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا تھی جبکہ دوسرے حضرات کہنے لگے کہ ہمیں بیٹھنے کی کیا ضروری تھی ؟اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب امام کسی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے یا انہیں کھڑا رہنا چاہیے ،اس کے متعلق دونوں روایات ہیں ،چنانچہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ ہجری میں گھوڑے سے گر کر زخمی ہوئے تو آپ نے اپنے گھر میں نماز پڑھائی اور فرمایا : ’’جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔‘‘ [صحیح بخاری ،حدیث نمبر :٦٨٨]

لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور لوگ بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ [صحیح بخاری ،الاذان : ٦٨٣]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت حمیدی کے حوالہ سے بایں الفاظ فیصلہ کیا ہے : ’’جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی اس کے پیچھے نماز بیٹھ کر ادا کرو ،یہ واقعہ مرض قدیم میں پیش آیا تھا ۔‘‘ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں بیٹھ کر نماز ادا کی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے ،آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا ،اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کو عمل میں لانا چاہیے۔ [صحیح بخاری : ٦٨٩]

اس لئے صورت مسئولہ میں اگر امام دوران نماز کسی وجہ سے بیٹھ گیا تو مقتدی حضرات کو بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کریں ۔اگرچہ قیس بن فہد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ان کا امام بیمار ہو گیا تو وہ بیٹھ کر ساری امامت کراتا تھا ،ہم بھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ [مصنف عبدالرزاق ،ص : ٤٦٢ج ٢]

تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمارے لئے نمونہ ہے اور اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:144